بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوۃ دائمہ مستمرہ کے خلاف تحریر کردہ رسوائے زمانہ کتاب
''تحقیقات'' کا علمی، تحقیقی، متین، مسکت مسقط اور ترکی بہ ترکی جواب

المعروف بہ

تنبیہات

بجواب

تحقیقات

جلد اول

از قلم

پاسبان عظمت حبیب رحمان
مفتی عبد المجید خان سعیدی رضوی
بارک اللہ لہ وحنیہ وفیہ وکل مالہ
صدر شعبہ تدریس افتاء و مہتمم جامعہ غوث اعظم و جامعہ سعیدیہ و خطیب جامع مسجد نوری
رحیم یار خان سٹی (پنجاب، پاکستان)

قادریہ پبلشرز، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیّدِ عالم ﷺ کی نبوۃ دائمہ مستمرہ کے خلاف تحریر کردہ رسوائے زمانہ کتاب "تحقیقات" کا علمی، تحقیقی، متین، مسکت، مسقط اور ترکی بہ ترکی جواب

تنبیہات

الاخیار علی التوھمات باسم التحقیقات فی نبوۃ سیّد الابرار

(صلوات اللہ وتسلیماتہ علیہ وعلی آلہ الاطائب واصحابہ الاطہار)

فی عالمی الحقائق والارواح والذروسائر الادوار

المعروف بہ

تنبیہات ـــ بجواب ـــ تحقیقات

جلد اوّل

(تفصیل مسئلہ واثبات مدّعا)

از قلم

پاسبان عظمت حبیب رحمان **مفتی عبدالمجید خان سعیدی رضوی** بارک اللہ لہ وفیہ علیہ وکل مالہٗ

صدر شعبہ تدریس وافتاء ومہتمم جامعہ غوثِ اعظم وجامعہ سعیدیہ وخطیب جامع مسجد نوری

رحیم یار خاں سٹی (پنجاب، پاکستان)

قادریہ پبلشرز O کراچی

نام کتاب: تنبیہات ___ بجواب ___ تحقیقات (جلد اوّل)

مصنف: حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالمجید خان سعیدی رضوی

پروف ریڈنگ: مولانا محمد احمد قادری مدرس ۔ محمد عمران غوری متعلم جامعہ غوثِ اعظم رحیم یار خان

اشاعت نمبر مع تاریخ: حصہ اوّل اشاعت دوم، حصہ دوم اشاعت اوّل ۔ شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ جون ۲۰۱۴ء

صفحات: ۱۰۹۶

ناشر: قادریہ پبلشرز، کراچی

باہتمام: فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا سیّد مظفر حسین شاہ صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ (کراچی)

کتاب ملنے کے پتے

- کاظمی کتب خانہ (عقب جامعہ غوثِ اعظم، متصل جامع مسجد نوری، شاہی روڈ رحیم یار خان)
- مکتبہ برکات المدینہ (بہادر آباد کراچی)
- مکتبہ غوثیہ ہول سیل (سبزی منڈی کراچی)
- اویسی بک سٹال (جامع مسجد رضائے مجتبےٰ (پیپلز کالونی، گوجرانوالہ)
- ضیاء الدین پبلشرز، کھارادر، کراچی
- ادارہ صراطِ مستقیم پبلی کیشنز (۶ - ۵ مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور)
- مکتبہ رضویہ آرام باغ، کراچی
- مکتبہ نوریہ رضویہ (گلبرک-A فیصل آباد)
- مسلم کتابوی (داتا دربار مارکیٹ لاہور)
- مکتبہ زاویہ لاہور
- شبیر برادرز (اردو بازار لاہور)
- مکتبہ مہریہ کاظمیہ نزد جامعہ انوار العلوم قذافی چوک (ملتان)
- مکتبہ قادریہ رضویہ لاہور
- مکتبہ اہل سنت نزد جامعہ عنائتیہ (خانیوال)

مصنف تحقیقات کا یہ اقدام طریقہ اہل سنت سے ہٹ کر ہے:

رسول اللہ ﷺ کی کوئی فضیلت جب ثابت ہو جائے یا اس کا کہیں ذکر بھی آ جائے اگرچہ علماء ظاہر کے وضع کردہ اصولوں کے مطابق ثابت نہ بھی ہو بشرطیکہ کسی مافوق دلیل شرعی سے متصادم نہ ہو تو اس سے انکار کرنا طریقۂ اہلِ سنّت کے خلاف اور اسلاف کے معمول سے ہٹ کر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ ماسوائے الوہیت ہر کمال کے جامع ہیں۔ پس انکار خلاف اصل ہے۔ تو جب موصوف کو یہ تسلیم ہے کہ ولادت باسعادت سے چالیس سال تک بھی نبوت تک قائلین سلف میں پائے جاتے ہیں (تحقیقات صفحہ ۹۳، ۲۰۷ وغیرہ ویقول ہٰذا الفقیر اس کے خلاف بھی دلیل قائم نہیں) تو ان کا اس سے انکار اور اقدام یقیناً طریق اہل سنّت سے ہٹ کر ہوا۔

اس کی بے شمار مثالوں میں سے ایک یہ ہے کہ حدیث ''مناغاۃِ قمر'' (کہ چاند گہوارہ میں آپ ﷺ کا کھلونا بن کر آپ کے اشارہ پر جھکتا تھا اور آپ اس سے سرگوشی فرماتے تھی۔ اس) کی سند پر کلام ہے اور حسبِ تصریح بعض ائمہ شان ایسے راوی کے تفردات سے ہے جو مجہول ہے (قال البیہقی تفرد بہ احمد بن ابراہیم الجبلی وہو مجہول۔ الخصائص الکبریٰ، جلد ا، صفحہ ۵۳) لیکن ائمہ اسلام نے محض شان رسالت پر مبنی ہونے کی وجہ سے اسے قبول فرمایا۔ امام علامہ جلال الملۃ والدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ اسے الخصائص الکبریٰ میں لائے اور اس پر وارد کلام کا بھی ذکر فرمایا (وقد رایتہ انفا) اس کے باوجود دیباچہ میں فرمایا: ''ونزھۃ عن الاخبار الموضوعۃ ومایرد'' یعنی میں نے اپنی اس کتاب کو موضوع اور مردود قسم کی روایات سے پاک رکھا ہے (صفحہ ۳)۔

نیز اس حدیث کے تحت ارقام فرمایا: ''قال الصابونی ھذا حدیث غریب الاسناد والمتن فی المعجزات حسن''۔ یعنی محدّث صابونی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ روایت سنداً متناً غریب اور نادر ہونے کے باوجود رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں (شان رسالت کے بیان پر مشتمل) ہونے کے باعث ''حسن'' ہے۔

ملاحظہ ہو (الخصائص الکبریٰ، جلد ا، صفحہ ۵۳، طبع نوریہ رضویہ فیصل آباد، پاکستان)۔

امام اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو ماٰخذ بناتے ہوئے حدائق میں فرمایا: ؎

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پہ کھلونا نور کا

اسی طرح فرزندان حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے احیاء کا واقعہ بطریق محدثین کتب حدیث میں نہیں آیا۔ بعض علماء نے سیرت طیبہ کی اپنی کتب میں ذکر فرمایا جیسے علامہ نورالدین عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ۔

ملاحظہ ہو۔ (شواہد النبوۃ، مترجم اردو صفحہ ۱۴۳، طبع مکتبہ نبویہ لاہور)۔

حضرت شاہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ (جن پر موصوف نے مکمل اعتماد ظاہر کیا ہے تحقیقات' صفحہ ۱۶۳' ۲۰۳' ۲۱۹) نے بھی اس کا ذکر فرمایا اور اس کے مأخذ پر کلام فرمانے کی بجائے یہ لکھا کہ: ''در شواہد النبوۃ بتفصیل مذکور است'' یعنی شواہد النبوۃ میں مفصّلاً مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو (مدارج النبوۃ فارسی' جلد۱' صفحہ ۱۹۹' طبع نوریہ رضویہ لاہور)۔

اس کی مزید مثال یہ ہے کہ بعض علماء نے یہ موقف اختیار کیا کہ آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ دن میں ہوئی پھر اس کی بنیاد پر وقت ولادت باسعادت سقوط نجوم کی روایت کی تصنیف کی اس پر علامہ زرکشی نے فرمایا:
''وھذا لایصلح ان یکون تعلیلا فان زمان النبوۃ صالح للخوارق و یجوز ان تسقط النجوم نھاراً'' یعنی ان کی یہ تعلیل غلط ہے کیونکہ زمانۂ نبوت میں خوارق کا ظہور ممکن ہے اور دن میں ستاروں کا نیچے آنا بھی مستبعد نہیں (سبل الہدیٰ' جلد۱' صفحہ ۳۳۳' ۳۳۴' طبع بیروت)۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ کا ضابطہ تحریر کرتے ہوئے فرمایا: ہرچہ جز مرتبۂ الوہیت است از فضل و کمال ہمہ اورا ثابت است و ہیچ کس کامل ترازوے ومساوی بہ او نیست'' یعنی شان مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ آپ الوہیت کے سوا ہر فضیلت اور ہر کمال کے حامل و جامع ہیں اور آپ سے بڑھ کر تو کجا آپ کا ہمسر بھی کوئی نہیں (مدارج النبوۃ)۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف میں اسی کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

دع ما ادعتہ النصاریٰ فی نبیھم ۔۔۔ واحکم بما شئت مدحاً فیہ واحتکم

وانسب الی ذاتہ ما شئت من شرف ۔۔۔ وانسب الی قدرہ ما شئت من عظم

فان فضل رسول اللہ لیس لہ حد ۔۔۔ فیعرب عنہ ناطق بفم

خلاصہ یہ کہ نصاریٰ کا وہ عقیدہ جو انہوں نے اپنے نبی کے متعلق تجویز کیا (الوہیت) چھوڑ کر آپ ﷺ سے فضیلت کو منسوب کرو جس پیرایہ میں آپ کی مدح کرو سب درست ہے کیونکہ آپ کے کمالات بے حد ہیں کوئی فرد مخلوق ان کی حد بیان نہیں کرسکتا۔

خلاصہ یہ کہ مصنفِ تحقیقات کا یہ اقدام مجموعی طور پر طریقۂ اہلِ سنّت سے قطعاً ہٹ کر ہے خصوصاً جب کہ انہیں یہ بھی اعتراف ہے کہ ان کے خصوم کا موقف بھی بے اصل نہیں۔ (ثبوت کے لیئے اگلا عنوان پڑھیئے)۔

اعتراف کہ خصوم مصنف تحقیقات کا موقف بھی بے اصل نہیں:

سنّتِ الٰہیہ ہے کہ جب بھی کوئی اللہ کے محبوب کے کسی کمال یا امر حسن و جمال کا انکار کرتا ہے تو اللہ